بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام سچا دین ہے تو اس کے ماننے والے برائیاں کیوں کرتے ہیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اسلام اگر سچا دین ہے، تو مسلمان طرح طرح کی برائیوں اور دھوکہ دہی کا شکار کیوں ہیں؟

جواب

دین اسلام ایک کامل دین ہے۔ رہن سہن، میل جول، معاشرت، معیشت اور زندگی کے دیگر تمام امور میں رہنمائی کرتا اور ایسے پُر امن معاشرے کی تعلیم دیتا ہے، جس میں لوگ ایک دوسرے کی راحت و آرام کا خیال رکھیں، دوسروں کے خیر خواہ بنیں۔ حدیث پاک میں خیر خواہی کو دین قرار دیا گیا۔ (صحیح المسلم، ص 51، حدیث: 196)

دوسری طرف دینِ اسلام اُن کاموں سے روکتا ہے جو معاشرتی بگاڑ کا سبب اور امن کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں اور معاشرے کو نقصان پہنچانے والے اُمور، مثلاً بد اخلاقی، جھوٹ، دھوکہ، بد دیانتی اور ہر طرح کی برائیوں سے منع کرتا ہے لہٰذا اگر کوئی انصاف کی نگاہ سے اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کرے، تو وہ یہ جان جائے گا کہ اسلام "امن و سلامتی" اور خیر کا دین ہے اور اسلام دھوکہ وغیرہ برائیوں کی شدید مذمت بیان کرتا ہے۔

اسلام بھلائی کے کاموں میں دوسروں کی مدد کا حکم دیتا ہے:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو۔" (پ6، سورۃ المائدۃ، الایۃ 2)

اس آیت کی تفسیر میں تفسیر صراط الجنان میں ہے:

یہ انتہائی جامع آیت مبارکہ ہے، نیکی اور تقوی میں ان کی تمام انواع و اقسام داخل ہیں اور اِثم اور عُدوَان میں ہر وہ چیز شامل ہے جو گناہ اور زیادتی کے زُمرے میں آتی ہو۔ عِلْمِ دین کی اشاعت میں وقت، مال، درس و تدریس اور تحریر وغیرہ سے ایک دوسرے کی مدد کرنا، دِینِ اسلام کی دعوت اور اس کی تعلیمات دنیا کے ہر گوشے میں پہنچانے کے لیے باہمی تعاون کرنا، اپنی اور دوسروں کی عملی حالت سدھارنے میں کوشش کرنا، نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا، ملک و ملت کے اجتماعی مفادات میں ایک دوسرے سے تعاون کرنا، سوشل ورک (Social Work) اور سماجی خدمات سب اس میں داخل ہیں۔ گناہ اور ظلم میں کسی کی بھی مدد نہ کرنے کا حکم ہے۔ کسی کا حق مارنے میں دوسروں سے تعاون کرنا، رشوتیں لے کر فیصلے بدل دینا، جھوٹی گواہیاں دینا، بلاوجہ کسی مسلمان کو پھنسا دینا، ظالم کا اس کے ظلم میں ساتھ دینا، حرام و ناجائز کاروبار کرنے والی کمپنیوں میں کسی بھی طرح شریک ہونا، بَدی کے اڈوں میں

نوکری کرنا یہ سب ایک طرح سے برائی کے ساتھ تعاون ہے اور ناجائز ہے۔ سُبحٰنَ اللہ! قرآنِ پاک کی تعلیمات کتنی عمدہ اور اعلیٰ ہیں، اس کا ہر حکم دل کی گہرائیوں میں اترنے والا، اس کی ہر آیت گمراہوں اور گمراہ گروں کے لیے روشنی کا ایک مینار ہے۔ اس کی تعلیمات سے صحیح فائدہ اُسی وقت حاصل کیا جاسکتا ہے جب ان پر عمل بھی کیا جائے۔ (صراط الجنان، 378/2)

دینِ اسلام برائیوں کی کس قدر شدید مذمت اور ممانعت بیان کرتا ہے، اس کی ایک جھلک ملاحظہ کیجیے!

اسلام میں قتل وغارت اور فتنہ وفساد، لوٹ مار وغیرہ کی مذمت:

(1) دینِ اِسلام تکریمِ اِنسانیت کا دین ہے۔ (سورۂ بنی اسرائیل، آیت 70) اسلام انسانی جان کی قدر و حرمت بیان کرتا ہے، اس کی نظر میں کسی انسان کو قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے، حتیٰ کہ نہ صرف مسلمانوں، بلکہ بلاتفریق تمام انسانوں کے قتلِ ناحق کی سختی سے ممانعت ہے۔ اسلام نے بغیر کسی وجہ کے ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کے قتل کے برابر اور ایک جان کو بچانا، پوری انسانیت کو بچانے کی طرح قرار دیا ہے۔ (سورۃ المائدۃ، آیت 32) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمام آسمان وزمین والے ایک مسلمان کا خون کرنے میں شریک ہوجائیں، تو اللہ تعالیٰ ان سب کو منہ کے بل اَوندھا کرکے جہنم میں ڈال دے گا۔ (سنن الترمذی، حدیث 1403، بیروت)

(2) اسلام میں فتنہ وفساد پھیلانے کو قتل سے بھی بڑا جرم قرار دیا گیا (سورۃ البقرۃ، آیت 191) اور زمین میں فساد پھیلانے اور قتل و غارت اور لوٹ مار کرنے والوں کی سخت ترین سزائیں بیان کی گئیں، ربِ تبارک وتعالیٰ نے قرآنِ کریم میں واضح طور پر ارشاد فرمایا: ﴿اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْۤا اَوْ یُصَلَّبُوْۤا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ انہیں خوب قتل کیا جائے یا انہیں سُولی دیدی جائے یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ دئیے جائیں یا (ملک کی سر) زمین سے (جلاوطن کرکے) دور کردئیے جائیں۔ یہ ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔" (القرآن الکریم، سورۃ المائدۃ، آیت 33) لہٰذا فتنہ وفساد، تشدد اور اسلام میں اتنا ہی تفاوت اور دوری ہے، جتنی آگ اور پانی میں ہے، جہاں ظالمانہ تشدد ہو، وہاں اسلام کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا ہے۔

اسلام میں دھوکا دہی، الزام تراشی، بداخلاقی اور دیگر برائیوں کی مذمت:

دھوکا دینے والے سے رسول کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: "جو شخص ہمیں دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (صحیح المسلم/کتاب الایمان، حدیث: 283) ایک موقع پر فرمایا: قیامت کے دن ہر دھوکے باز کے لیے (بطورنشانی) ایک جھنڈا ہوگا جس کے ذریعے وہ پہچانا جائے گا اور کہا جائے گا: یہ فلاں کی دھوکے بازی ہے۔ (صحیح المسلم، ص 740، حدیث: 4535) یونہی ایک موقع پر یوں ارشاد فرمایا کہ فریب دوزخ میں لے جائے گا اور جو شخص ایسا کام کرے۔ جس کا حکم ہم نے نہیں دیا، تو

وہ مردود ہے۔ (صحیح البخاري/كتاب البيوع/حديث2142)

مذکورہ بالا احادیثِ مبارکہ سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوتی ہے کہ اسلام دھوکا دہی کو کس قدر سخت ناپسند کرتا ہے۔ اسلام کسی غیر مسلم کو بھی دھوکہ دینے کی اجازت نہیں دیتا، جیسا کہ عظیم فقیہ اسلام، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: "غدر (دھوکا دہی) و بدعہدی مطلقاً سب سے حرام ہے، مسلم ہو یا کافر، ذمی ہو یا حربی، مستامن ہو یا غیر مستامن، اصلی ہو یا مرتد۔ **(فتاوی رضویہ، جلد 14، صفحہ 139، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)**

الزام تراشی، فحش کلامی اور بد اخلاقی کی ممانعت اور مذمت:

"جھوٹی گواہی دینا" اور کسی پر جان بوجھ کر "غلط الزام لگانا" انتہائی مذموم اور قبیح فعل ہے، اسی طرح کسی مسلمان کے عیب اس کی پیٹھ پیچھے دوسروں سے بیان کرنا، چغلی کھانا، تہمت لگانا، اس کے عیب اچھالنا، گالی گلوچ کرنا، فحش کلامی کرنا، جھوٹ بولنا، کسی پر لعنت کرنا، کسی کو برائی کی ترغیب دینا، دل آزاری کرنا، لوگوں کو آپس میں لڑوانا، جھوٹے وعدے کرنا، حتیٰ کہ کسی کا نام بگاڑنا، جائز نہیں، اسلام ان تمام معاشرتی برائیوں کی مذمت بیان کرتا اور ان سے باز رہنے کی تاکید کرتا ہے، چنانچہ جھوٹی گواہی دینے والے کے متعلق حدیث پاک میں ہے: "جھوٹے گواہ کے قدم ہٹنے بھی نہ پائیں گے کہ اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جہنم واجب کر دے گا۔" (ابنِ ماجہ، ج3، ص123، حدیث: 2373) اور فرمایا: "جس نے کسی مسلمان کو ذلیل کرنے کی غرض سے اس پر الزام لگایا، تو اللہ تعالیٰ جہنم کے پل پر اُسے روک لے گا، یہاں تک کہ وہ اپنے کہنے کے مطابق عذاب پالے۔" (ابوداوٗد، ج4، ص354، حدیث: 4883) گالی گلوچ اور فحش کلامی کرنے والے کے متعلق حدیث پاک میں ہے: "حضرت عبد اللہ ابن عمرو رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ ہر فحش گوئی کرنے والے پر جنت کا داخلہ حرام ہے۔" (کنز العمال، کتاب الاخلاق من قسم الاقوال، ج2، الجزء الثالث، ص239)

حدیث مبارک میں مومن کی پہچان یہ بیان کی گئی کہ وہ عیب نکالنے والا، لعنت کرنے والا، فحش کلامی کرنے والا اور بے حیا نہیں ہوتا۔ (سنن الترمذی، کتاب البر۔۔، ۳/۳۹۳، حدیث: ۱۹۸۴)

دین اسلام تو وہ مبارک دین ہے جو جانوروں کو گالی دینے والے کی بھی مذمت بیان کرتا ہے حتیٰ کہ ایسے شخص کی گواہی بھی قبول نہیں جو جانور کو گالیاں دینے کا عادی ہو، چنانچہ علمائے کرام نے فرمایا: (جو) دوسروں کو گالی دینے کا عادی ہو یا جانور کو بکثرت گالی دیتا ہو جیسا یکہ (جانور کی ایک سواری) تانگہ گاڑی والے اور ہل جوتنے والے کہ خوامخواہ جانوروں کو گالیاں دیتے رہتے ہیں، ان کی گواہی مقبول نہیں۔ (بہار شریعت، حصہ 12، صفحہ 946، بحوالہ الدر المختار، ج8، ص226)

ان تمام آیات مقدسہ اور احادیثِ مبارکہ سے روزِ روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ اسلام برائیوں کی ترویج نہیں کرتا، بلکہ ان کی شدید مذمت کرتا ہے۔

زمانہ نبوی کی تاریخ، ہی اسلام کی عظمت و عمدگی بیان کرنے کے لیے کافی ہے:

اگر غور کیا جائے تو یہی وہ دین اسلام ہے جس نے صرف تئیس سال کے عرصے میں عرب کی سخت مزاج قوم کو راہِ راست پر چلا دیا۔

معاشرتی برائیوں، جنگوں اور آپس کی لڑائیوں میں پھنسے ہوئے لوگوں کو باہم الفت و محبت کی زندگی گزارنے والا بنا دیا۔ اخلاقی برائیوں میں مبتلا لوگوں کو بہترین اخلاق و کردار والا بنا دیا۔

اسلام کی عظیم تعلیمات کے باوجود مسلمانوں میں برائیاں کیوں؟

اب جہاں تک آج کے دور میں اسلام کے ماننے والے کسی فرد کے دھوکہ دہی، غلط کاری یا کسی طرح کی بداخلاقی میں مبتلا ہونے کا تعلق ہے، تو اولاً یہ ذہن نشین رہے کہ کسی ایک مسلمان کا عمل اسلام نہیں ہے، لہٰذا اسلام پر جب بھی کوئی اعتراض کیا جائے، تو سب سے پہلے یہ طے ہونا ضروری ہے کہ یہ کوتاہی اور جرم اسلام کا ہے یا کسی مسلمان کا؟ یعنی اگر کوئی غلط کام ہو رہا ہے، تو یہ اسلام کی تعلیم پر عمل کی وجہ سے ہے یا اسلامی تعلیم چھوڑنے کی وجہ سے؟ مثلاً کوئی مسلمان دنیا کے کسی خطے میں کسی کو بلاوجہ قتل کرتا ہے، چوری، ڈکیتی کرتا ہے، کسی کے ساتھ ظلم و زیادتی کرتا ہے، دھوکہ دیتا ہے، یا بداخلاقی سے پیش آتا ہے، تو یہ طے کرنا ضروری ہے کہ اس کو ایسا کرنے کا حکم اسلام نے دیا ہے یا اسلام کے منع کرنے کے باوجود وہ یہ غلط کام کر رہا ہے، جب یہ بات طے ہو جائے گی، تو اسلام پر ہونے والے تمام اعتراضات ختم ہو جائیں گے، اس لیے جب بھی اسلام پر کوئی اعتراض ہوگا، تو یہ دیکھا جائے کہ یہ برائی اسلام کی ہے یا کسی فرد واحد مسلمان کی؟ تو ہر جگہ یہی جواب ملے گا کہ اسلام میں تو یہ برائی نہیں، اسلام تو ان برائیوں کی تعلیمات نہیں دیتا، بلکہ ان سے منع کرتا ہے، لہٰذا اگر بعض لوگ برائیوں کا شکار ہو کر جرائم میں مبتلا ہوتے ہیں، تو اسلام پر کیسے اعتراض ہو سکتا ہے اور ان بعض کے عمل کی وجہ سے دینِ اسلام کی سچائی پر اعتراض اور دینِ حق کو کیسے داغدار کیا جا سکتا ہے؟

الحاد کا سب سے زیادہ نشانہ دینِ اسلام ہی کیوں؟

مسلمان اور اسلام کو ہی برا کہنے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ مغربی دنیا اور میڈیا میں بیٹھے اسلام مخالف ملحد لوگ عالم اسلام کے حوالے سے صرف برائیوں اور منفی باتوں کے کسی واقعہ کو ہی نمایاں (Highlight) کرتے ہیں اور اسلام کے مثبت پہلو، حقیقی پُرامن تعلیمات کو بالکل اُجاگر نہیں کرتے حتیٰ کہ اسلام میں برائیوں کے خلاف پائی جانے والی مذمّت اور مخالفت کا سرے سے تذکرہ بھی نہیں کرتے جس کا نتیجہ یہ سامنے آتا ہے کہ منفی طور پر پروپیگنڈا کر کے اسلام کو بدنام کیا جا رہا ہے۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق دنیا میں اس وقت کم و بیش 4200 مختلف مذاہب موجود ہیں۔ آج تک مُلحدین کو زیادہ تر اسلام ہی کے خلاف کلام کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ وجہ یہ ہے درحقیقت اس وقت دیگر دینوں میں زندگی کے ہر شعبے کے متعلق خدائی احکام موجود نہیں ہے یا تو چند عقائد ہوتے ہیں یا توہمات یا کچھ اخلاقی تعلیمات اور کہیں کچھ معاشرتی ہدایات۔ ان امور کے علاوہ بقیہ زندگی میں ملحدین کی نفسانی خواہشات کے آگے رکاوٹیں نہیں ہیں تو انہیں دیگر دینوں کو چھیڑنے کی زیادہ ضرورت بھی نہیں جبکہ دین اسلام وہ واحد دین ہے جو انسان کی پیدائش سے لے کر اس کی موت تک کے ہر معاملے میں خدائی احکام بتاتا اور رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلام کی اس وسعت و جامعیت کی وجہ سے نفسانی خواہشات کو بے لگامی نہیں ملتی بلکہ خدائی احکام کا پابند ہونا پڑتا ہے، اس لیے دہریت و روشن خیالی کی تمام تر توپوں کا ہدف اسلام بن جاتا ہے اور اس میں بھی بے دینوں کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ اسلام سے نفرت و عداوت کا سبب،

افراد کے عمل کو بتاتے ہیں جیسے کسی مخصوص گروہ کی کوتاہیوں اور غلطیوں کو نمونہ بنا کر پیش کرے گا۔ ایسا نہیں ہوگا کہ اسلام کی اصل اور بنیادی تعلیمات میں نقص دکھائے۔

دین پر عمل کرنے والوں میں اخلاقی و معاشرتی برائیاں ہیں یا عمل نہ کرنے والوں میں؟

مسلمانوں کے عمل کو سامنے رکھ کر اعتراض کرنے والوں کے اعتراضات پر ہمیشہ یہ غور و فکر ضرور کریں کہ مسلمانوں میں برائیاں کرنے والوں میں ایک تعداد کن لوگوں کی ہے؟ کیا زیادہ تر برائیاں دین دار طبقے میں پائی جاتی ہیں، یا اسلامی تعلیمات سے دور لوگ ان برائیوں کا شکار نظر آتے ہیں؟

دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والا جس نے یہ جان لیا کہ ایک انسان کا قتل گویا پوری انسانیت کا قتل ہے کیا وہ کسی کو ناحق مار سکتا ہے؟

جس نے یہ سمجھ لیا کہ لوٹ مار، چوری، ڈکیتی، دھوکہ دہی، لعن طعن، گالی گلوچ، لوگوں کو تکلیف دینا، اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کرنے والے کام ہیں، وہ ایسا عمل کرے گا؟

جس نے یہ دینی تربیت حاصل کی ہو کہ نظریں جھکا کر چلنا اسلام کی تعلیمات سے ہے، کیا وہ کسی عورت کی عزت و عفّت پر ہاتھ ڈال سکتا ہے؟

جس نے خودکشی کا حرام ہونا پڑھا اور پڑھایا ہو، کیا وہ دین دار خودکشی کرے گا؟

ہر جگہ یہی جواب ملے گا، دین سمجھنے اور پڑھنے والوں میں جرم اور کوتاہیاں کم ہیں اور بھلائی، خیر خواہی، دیانت داری، حلال و حرام کی تمیز، اچھے بُرے کا لحاظ، خوفِ خدا اور شرم و حیا، اس کا زیادہ تر حصہ مساجد و مدارس کی تعلیم ہی کے سبب سے ہے، اسی لیے مساجد و مدارس سے تعلق رکھنے والے معاشرے میں برائیوں اور دیگر جرائم میں بہت کم ملوث ہوتے ہیں، جبکہ بقیہ جگہوں کے تعلیم یافتہ مختلف برائیوں اور جرائم کے جو ریکارڈ قائم کرتے رہتے ہیں، وہ آئے دن نظر آتے ہی رہتے ہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

تاریخ اجراء: 26 ربیع الآخر 1448ھ/09 اکتوبر 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
دار الافتاء اہلسنت
DARUL IFTA AHLESUNNAT
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net